ن۔م۔راشد

(حالاتِ زندگی)

ن۔م۔راشد ۱۹۱۰ء میں ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ نذر محمد نام تھا۔ ۱۹۳۰ء میں گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے اکنامکس کیا۔ کچھ عرصہ ماہنامہ ''شاہکار'' لاہور کی ادارت کی۔ پھر کمشنر ملتان کے دفتر میں ملازم ہوئے۔ یہ ان کی زندگی کا تلخ ترین دور تھا اُن کی نظم ''شاعر درماندہ'' اُسی دور کی یادگار ہے۔

کچھ عرصہ بعد ملازمت سے استعفیٰ دے دیا۔ اور آل انڈیا ریڈیو میں ملازم ہوگئے، قیامِ پاکستان کے بعد ریڈیو پاکستان پشاور میں کام کرتے رہے۔ دوسری جنگِ عظیم کے آغاز میں فوج کے محکمہ نشرواشاعت میں ملازمت کرلی۔ اور کیپٹن کے عہدے پر فائز ہوکر قاہرہ، تہران اور سری لنکا میں مقیم رہے۔ ۱۹۵۳ء میں ریڈیو امریکہ نے اُردو پروگراموں کی نشرواشاعت کے سلسلے میں اُن کی خدمات حاصل کرلیں۔ اور انتقال تک ریڈیو امریکہ کے ساتھ منسلک رہے۔

ن۔م۔راشد جدید اُردو شعرا میں سرِفہرست ہیں۔ جنھوں نے قدیم روایات سے بغاوت کی۔ اردو نظم کو قافیہ اور ردیف کی جکڑ بندیوں سے آزاد کیا۔ اور اِسے ایک نیا اسلوب اور نئی ہیت دی۔ اُنھوں نے اظہار کے لیے نہ صرف نئے اسالیب وضع کیے۔ بلکہ عام الفاظ کو نئے معانی دیے۔ یوں تو بے قافیہ نظمیں عبدالحلیم شرر اور اسماعیل میرٹھی نے بھی کہی ہیں؛ مگر راشد کی نظم ''آزاد'' اپنے اسلوب، فکروبیان اور اپنے مخصوص آہنگ وتاثیر کے لحاظ سے بالکل مختلف ہے۔ اس کے علاوہ اُن کی آزاد نظموں میں کوئی مسلمہ وزن بھی نہیں پایا جاتا۔

اُنھوں نے تشبیہات واستعارات میں بھی جدّت برتی۔ پرانی تشبیہات واستعارات اور الفاظ کو نئے معنی پہنانے کی کوشش کی ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا؛ کہ اُن کی نظمیں اکثر پڑھنے والوں کے لیے مبہم ہوجاتی ہیں۔ اُن کی شاعری میں نفسیاتی تحلیل اور جذباتی تسلسل ساتھ ساتھ چلتے ہیں اور اِن دونوں کے ہم آہنگ ہونے سے ایک آزاد تسلسل کی سی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے۔

اُن کی نظموں میں ایک خاص ایجاز اور جامعیت پائی جاتی ہے۔ جو عہدِ حاضر کے بہت کم شعرا کو نصیب ہے۔ وہ اِس دور کے سب سے منفرد شاعر ہیں۔

راشد کی نظموں کے مجموعے ماورا، ایران میں اجنبی اور ''لا انسان'' ان کی زندگی میں شایع ہوچکے تھے۔ جب کہ ایک کتاب ''گمان کا ممکن'' ان کی وفات کے بعد شایع ہوئی۔ آپ نے ۱۹۷۵ء میں نیویارک میں وفات پائی۔

پہلی کرن

(ن۔م۔راشد)

مقاصدِ تدریس

۱۔ طلبہ کو ن۔م۔راشد کی شاعری سے آگاہ کرنا۔
۲۔ اُردو نظم گوئی میں ن۔م۔راشد کا منفرد اسلوب بتانا۔
۳۔ جدید اُردو نظم گوئی میں ن۔م۔راشد کے مقام سے آگاہ کرنا۔
۴۔ اُردو منظوم ادب میں جدید نظم کی اہمیت بتانا۔

خاص الفاظ و تراکیب: زمان و مکاں ۔ اُستواری ۔ نانِ شبینہ ۔ اُمیدِ فردا ۔ نِخِشت ۔ جوئے شیر پائندگی ۔ آسودہ کوشی ۔ شہنائیاں ۔ دریچہ

کوئی مجھ کو دورِ زمان و مکاں سے نکلنے کی صورت بتا دو!
کوئی یہ سُجھا دو کہ حاصل ہے کیا ہستیِ رائیگاں سے؟
کہ غیروں کی تہذیب کی اُستواری کی خاطر
عبث بن رہا ہے ہمارا لہو مومیائی!
میں اُس قوم کا فرد ہوں جس کے حصے میں محنت ہی محنت ہے
نانِ شبینہ نہیں ہے
اور اس پر بھی یہ قوم دل شاد ہے شوکتِ پاستاں سے
اور اب بھی ہے اُمیدِ فردا کسی ساحرِ بے نشاں سے
مری جاں، شب و روز کی اس مشقت سے تنگ آ گیا ہوں
میں اس نِخِشت کوبی سے اُکتا گیا ہوں
کہاں ہیں وہ دنیا کی تزئین کی آرزوئیں
جنھوں نے تجھے مجھ سے وابستہ تر کر دیا تھا
تری چھاتیوں کا جوئے شیر کیوں زہر کا اک سمندر نہ بن جائے
جسے پی کے سو جائے ننھی سی یہ جاں
جو اک چھپکلی بن کے چمٹی ہوئی ہے ترے سینۂ مہرباں سے

جو واقف نہیں تیرے دردِ نہاں سے
اسے بھی تو ذلت کی پائندگی کے لیے آلۂ کار بننا پڑے گا
بہت ہے کہ ہم اپنے آبا کی آسودہ کوشی کی پاداش میں آج بے دست و پا ہیں
اس آئندہ نسلوں کی زنجیرِ پا کو تو ہم توڑ ڈالیں!
مگر اے مری تیرہ راتوں کی ساتھی!
یہ شہنائیاں سن رہی ہو؟
یہ انسان کی برتری کے لیے اک نئے دور کے شادیانے ہیں سن لو
یہی ہے نئے دور کا پرتوِ اولیں بھی
اُٹھو اور ہم بھی زمانہ کی تازہ ولادت کے اُس جشن میں مل کے دھومیں مچائیں
شعاعوں کے طوفان میں بے محابا نہائیں!

(ماورا)

مشق

۱۔ درج ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں۔

الف) نظم ''پہلی کرن'' میں شاعر کس خواہش کا اظہار کرتا ہے؟

ب) شاعر خود کو کس قوم کا فرد سمجھتا ہے اور کیوں؟

ج) ''اُمیدِ فردا'' سے کیا مُراد ہے؟

د) شاعر کس چیز سے اُکتاہٹ کا اظہار کرتا ہے اور کیوں؟

ہ) شاعر کے مطابق ہم بے دست و پا کیوں ہیں؟

۲۔ نظم ''پہلی کرن'' کے مطابق درج ذیل میں سے درست کا انتخاب کریں۔

الف) ''پہلی کرن'' صنفِ سخن کے لحاظ سے ہے۔

i) غزل　　ii) رُباعی

iii) نظم　　iv) مثنوی

ب) ''پہلی کرن'' ہیت کے لحاظ سے ایک نظم ہے۔

i) آزاد نظم ii) نثری نظم

iii) معریٰ نظم iv) پابند نظم

ج) نظم ''پہلی کرن'' تخلیق ہے۔

i) میرا جی کی ii) ڈاکٹر وزیر آغا کی

iii) منیر نیازی کی iv) ن۔م۔راشد

د) ''پہلی کرن'' فکر کے لحاظ سے ایک نظم ہے۔

i) مزاحیہ وطنزیہ ii) علامتی

iii) تجریدی iv) رومانوی

ہ) نظم ''پہلی کرن'' کا بنیادی نکتہ ہے۔

i) زندگی ii) مستقبل

iii) مساوات iv) ناانصافی

۳۔ نظم ''پہلی کرن'' کے مطابق درست اور غلط کی نشاندہی کریں۔

الف) نظم میں ترقی پسندانہ خیالات کا اظہار ہوا ہے۔

ب) نظم ایک روشن مستقبل کی نوید سُنا رہی ہے۔

ج) نظم کا مقصد درسِ انسانیت ہے۔

د) نظم میں شاعر طبقاتی فرق کا رونا روتا ہے۔

ہ) نظم کا انداز طنزیہ ومزاحیہ ہے۔

۴۔ نظم ''پہلی کرن'' کے مطابق خالی جگہیں دُرست الفاظ سے پُر کریں۔

الف) کوئی مجھ کو دُورِ زمان و مکاں سے نکلنے کی .... بتادو! (صورت۔راستہ۔ذریعہ)

ب) مری جان! شب و روز کی اس .... سے تنگ آ گیا ہوں (مشقت۔محنت۔ہزیمت)

ج) جو واقف نہیں تیرے .... نہاں سے (دُکھ۔درد۔مصیبت)

ز) یہی ہے نئے دور کا.................. اولیں بھی (نظارہ۔ پرتو ۔ روشنی)

ہ) شعاعوں کے.................. میں بے محابا نہائیں (طوفان ۔ ہواؤں ۔ جھکڑ)

۵۔ نظم ''پہلی کرن'' کا مرکزی خیال بیان کریں۔

۶۔ نظم میں شاعر نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے آپ کس حد تک اس سے اتفاق یا اختلاف رکھتے ہیں اور کیوں؟

۷۔ نظم کے آخری پانچ اشعار کی تشریح کریں۔

۸۔ نظم کا خلاصہ قلم بند کیجیے۔

سرگرمیاں

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ سے کسی ادبی یا علمی تحریر میں فنی وفکری تجزیہ کروا کر ان سے رائے لیں اور متعلقہ صنف میں اس کے مقام کا تعین کروائیں۔

۲۔ شاعری میں ہیت کے لحاظ سے مطلع، مقطع، قافیہ، ردیف، وزن سادہ بحر کی شناخت کروائیں۔

۳۔ کمرۂ جماعت میں ن۔م۔راشد کی چند اور نظمیں سنوائی جائیں۔

اشاراتِ سبق

۱۔ اساتذہ کرام طلبہ کو ن۔م۔راشد کے منفرد اسلوب سے متعارف کروائیں۔

۲۔ جدید اُردو نظم میں ن۔م۔راشد کے مقام پر لیکچر دیں۔

۳۔ نظم گوئی میں ن۔م۔راشد کی اہمیت کے بارے میں بتائیں۔